عقیدۂ آخرت

عقیدۂ آخرت کی وضاحت کریں۔ اس کے انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔ (2021)

اُخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہے، انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات۔ (2023)

1- تعارف:-

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اس کا پتہ بھی بدلے والے دن چلتا ہے کہ کس نے اچھا اور برا کام کیا۔ اسی طرح کائنات کا نظام بھی اپنی عمر پوری کرے گا اور ختم ہو جائے گا۔ اُس دن اس کائنات کے باسیوں کو اُن کے نامہ اعمال اُن کے گزارے ہوئے اعمال کے مطابق تھما دیا جائے گا۔ اس دن کو یوم آخرت کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کو یوم الدین، یوم البعث اور یوم القیامہ بھی کہا جاتا ہے۔

عقیدہ آخرت سے مراد آخرت کے دن پر یقین رکھنا کہ یہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور یہ ایک دن ختم ہو جائے گی اور قیامت کا دن آئے گا جس دن کائنات کی مخلوق سے اُن کا حساب لیا جائے گا۔ اس عقیدہ کو عقیدہ آخرت کہتے ہیں۔

2- اسلام میں عقیدۂ آخرت:-

موت اس زندگی کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک جہان سے دوسرے جہان جانے کا دروازہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے ہمیشہ کے قیام کی جگہ تو آخرت ہے"

اسلام کے پانچ بنیادی عقائد ہیں اور آخری

DATE: __/__/__

عقیدہ آخرت پر یقین ہے۔ ان پانچ عقائد پر ایمان لا کر ہی انسان مسلمان ہوتا ہے۔

— عقیدہ آخرت کے بھی پانچ اجزاء ہیں۔ ان پانچ اجزاء پر یقین رکھنا ہی عقیدہ آخرت کہلاتا ہے۔

i- موت پر یقین:-

انسان کو موت پر یقین ہونا چاہیے کہ اسے ایک دن اس دنیا کو چھوڑنا ہے۔ کائنات کی ہر جاندار چیز چاہے انسان، جانور یا پرندے ہر کسی کو اس جہان سے جانا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

کل نفس ذائقۃ الموت

"ہر جاندار چیز کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔"

ii- عالم برزخ:-

برزخ سے مراد پردہ ہے۔ یعنی مرنے کے بعد اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے درمیان والے زمانے کو عالم برزخ کہا جاتا ہے۔ اس دوران ایک پردہ رہتا ہے۔

سورۃ المومنون میں ارشاد ہے کہ:-

"یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے گی تو کہیں گے اے میرے رب مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں اس دنیا میں نیک عمل کر سکوں۔ یہ وہ بات ہے جو وہ بطور حسرت کہہ رہا ہوگا اور ان کے آگے اس دن تک پردہ ہے جس دن وہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔"

iii- دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین:-

انسان کو دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر یقین ہو۔ اس دن حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے تو اس

DATE : ___/___/______

سب زندہ ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کو دوبارہ
زندہ اٹھائے جانے پر یقین نہ ہو وہ یاد رکھیں کہ اللہ
ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے
کہ ہم اسکی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں
گے؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور
پور تک ٹھیک بنانے پر قادر ہیں"

(القیمہ: 3-4)

۶- وہ دن یوم الحساب ہوگا:-

آخرت کا دن حساب کا ہوگا جس نے دنیاوی زندگی
جس طرح سے گزاری ہوگی اس کو اس کے اعمال کا
بدلہ اسی طرح دیا جائے گا۔ آخرت کے دن اللہ نے
جنت اور دوزخ دو مقام رکھے ہوئے ہیں۔ اچھے
اعمال والے جنت میں اور برے اعمال والے دوزخ
میں جائیں گے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"جو ذرہ برابر نیکی کرے گا
اُسکو جزا اور جو ذرہ برابر برائی
کرے گا اُسکو سزا دی جائیگی"

(الزلزال: 7-8)

۷- ابدی زندگی:-

آخرت کی زندگی ہے۔ جہاں انسان
ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ حساب کتاب کے بعد نامہ
اعمال کے مطابق سزا جزا سنائی جائے گی۔ اور
جنت یا دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ اور یہی
اُخروی زندگی اس کی ہمیشہ کی زندگی ہوگی جہاں
ہمیشہ رہنا ہے جس کے بعد اب پھر کبھی موت
نہیں آئے گی۔

DATE: __/__/__

3- عقیدہ آخرت کے اثرات:-

i- انفرادی زندگی پر اثرات:-

عقیدہ آخرت کے انسان کی انفرادی زندگی پر بہت مثبت اثرات ہوتے ہیں:

i) عزت نفس:-

عقیدہ آخرت سے انسان کے اندر عزت نفس پیدا ہوتی ہے۔ انسان کو پتا ہے کہ اسے صرف اللہ کے آگے جھکنا ہے اور اللہ ہی صرف اس کی مدد کرسکتا ہے۔ اگر وہ کسی کے آگے جھکے گا تو اللہ ناراض ہوگا اور آخرت میں اسے سزا ملے گی۔ لہذا وہ صرف اللہ کے آگے جھکتا اور اسی کے سامنے مدد کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ جس سے اس کے اندر عزت نفس پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی نفس کی عزت اللہ سے قریب کرتی ہے اور محبت بڑھاتی ہے۔

بقول اقبال:-

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ii) محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے:-

انسان کے اندر محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان کو پتہ ہے کہ اسے آخرت میں حساب دینا ہے اگر وہ اچھے اعمال کرے گا تو ہی جنت میں جائے گا اور اس طرح وہ عبادات کرتا ہے جس سے اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ وہ خالق ارض و سماء سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اس کی مخلوق سے محبت کرنے لگتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"ایمان والے صرف اللہ سے محبت کرتے ہیں" (2:165)

DATE : __/__/__

انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ کی محبت پانے کیلئے
اسے ہر وقت یاد کرتا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"وہ لوگ جن کو تجارت اور
خرید و فروخت اللہ کی یاد سے
غافل نہیں کرتی" (النور: 37)

iii) **صبر و توکل پیدا ہوتا ہے:-**

انسان تمام مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ
کرتا ہے کہ اسے پتا ہے اس کا رب آخرت میں
اسے اس صبر کی جزا دے گا۔ اس لیے جب بھی
کوئی بھی مشکل پیش آتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا
ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ
ان اللہ مع الصابرین
"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"
سورۃ الانشراح میں بھی ارشاد ہے کہ
"بے شک ہر مشکل کے ساتھ
آسانی ہے"
اس طرح انسان صابر ہو جاتا ہے اور صابرین اہل ایمان
کے اعلیٰ درجے والوں میں سے ہیں۔ انسان کو کیسے
اللہ پر توکل ہوتا ہے کہ اس کا رب ضرور اسکو اس کے
صبر کا پھل دے گا۔
"اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل
کرنا چاہیئے" (آل عمران: 122)

iv) **شجاعت پیدا ہوتی ہے:-**

انسان کو دو چیزوں کا ڈر ہوتا ہے ایک
اپنی جان و مال اور اہل و عیال سے محبت اور دوسرا
ان چیزوں کا خوف جو بطور آلہ استعمال ہوتی ہیں
لیکن عقیدہ آخرت انسان کے یہ دونوں ڈر ختم
کر دیتا ہے وہ محبت بھی اپنے رب سے کرتا ہے اور

DATE: ___/___/______

اُس کے اندر خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ رب محبت ہی اُسے جنت کی طرف لے جائے گی اور اللہ کا خوف اُسے دوزخ سے بچائے گا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"ایمان والے اللہ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔" (2:165)

٧) ذمہ داری کا احساس:-

عقیدۂ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہوتا ہے کیونکہ اُسے جواب دہی کا احساس نہیں ہوتا۔ عقیدۂ آخرت کو تسلیم کر لینے سے انسان میں احساسِ ذمہ داری فروغ پاتا ہے کیونکہ اُسے اچھے اور بُرے اعمال کا بدلہ ملنے کا بخوبی یقین ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ:

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

ii- اجتماعی زندگی پر اثرات:-

عقیدۂ آخرت سے انسان کی اجتماعی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات پیدا ہوتے ہیں۔

i) مساوات و برابری:-

آخرت کے عذاب کے ڈر سے انسان نیک اعمال کرتا ہے۔ اللہ کو یاد کرتا ہے۔ پانچ وقت اُس کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کو یاد کرنے کے لیے مسجد میں جاتا ہے تو سب مسلمان بھائی ایک صف میں کھڑے ہو کر اللہ کے حضور نماز ادا کرتے ہیں۔ جہاں سب برابر ہوتے ہیں کسی جماعت، رنگ، نسل کی تفریق نہیں ہوتی تو اس سے معاشرے میں مساوات اور برابری کا درس ملتا ہے۔

DATE: __/__/____

ii) بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے:-

بالذرّہ آخرت سے انسان کے اندر بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ آخرت میں حقوق العباد کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ انسان بھی اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی مخلوق سے پیار و محبت سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس سے اسکو کامیابی ملے گی۔

نبی کریم ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا۔

تمام مسلمان آپس میں بھائی
بھائی ہیں۔

لہٰذا مسلمان آپ ﷺ کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے آخرت میں بھی کامیابی حاصل کرتے ہیں اور دنیا میں بھی معاشرے میں محبت اور بھائی چارے کی فضا جنم لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی مسلمانوں کو پیار و محبت سے رہنے کا حکم صادر دیتے ہیں

سورۃ الحجرات میں ارشاد ہے:

"مومن تو ایک دوسرے کے بھائی
ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان
تعلقات درست کرو۔" (49:10)

iii) انسان عفو درگزر کرتا ہے:-

انسان کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ایک دن اس نے اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے یہ احساس اس کے اندر عفو درگزر جیسی صفت پیدا کرتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے سے معاشرہ منظم رہتا ہے۔

iv) ایفائے عہد:

اللہ تعالیٰ کا ڈر انسان کے دل میں یہ صفت پیدا کرتا ہے کہ اگر اس نے اللہ

کی مخلوق سے وعدہ کیا ہے تو وہ اسے صدق دل سے پورا کرتا ہے کیونکہ اسے آخرت میں ان کا حساب کتاب دینا ہے۔ وعدہ پورا کرنے سے معاشرے میں لوگوں کا آپس میں اعتماد ایک دوسرے پر بڑھ جاتا ہے۔ صادق و امین کی خوبیوں والے لوگ اس معاشرے میں جنم لیتے ہیں۔ اور یہ کسی بھی معاشرے کیلئے ایک خوش آئند بات ہے۔

v) **عالمگیر معاشرہ:**

عقیدۂ آخرت سے ایک عالمگیر معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ سب اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں کہ انہیں اس عارضی زندگی کو چھوڑ کر ابدی زندگی میں جانا ہے۔ لہٰذا سب ایک عقیدے پر ہوتے ہیں کوئی تفریق نہیں ہوتی اور یوں ایک عالمگیر معاشرہ جنم لیتا ہے۔

vi) **خدمت خلق کا جذبہ:**

انسان جانتا ہے کہ آخرت میں اس سے حقوق العباد کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اسے روز محشر اس کا صلہ دے گا۔ یوں اس کے اندر خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

4- حل طلب بحث:

اللہ تعالیٰ جہاں پر رحمان و رحیم ہے وہاں پر وہ با اختیار منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کی اس صفات ظاہر ہوتی ہے اور آخرت میں انصاف کامل ہوگا۔ آخرت میں حکم الٰہی ماننے کے سوا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ آخرت جزا و سزا کی جگہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کام کرنے کے بعد نہ صرف اعتقادی یقین ہو بلکہ اس کے عمل سے بھی ظاہر ہو یقیناً اس سے اللہ کی زمین پر اچھے اعمال کو فروغ ملے گا۔